السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قبر کے پاس بیٹھ کرقرآن شریف تلاوت کرکے مردے کوثواب پہنچانا جائز ہے یانہیں ؟ ۔مردے کوثواب پہنچانے کا صحیح طریقہ اورصورت کیا ہے ؟ اورتلاوت قرآن کا ثواب بخشنے کی کیا صورت ہے ؟ زبان سے کچھ کہنے کی ضرورت یادل میں نیت کرلینی کافی ہے ؟ ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دعا، استغفار، صدقہ، خیرات، حج وقربانی کی طرح تلاوت قرآن پاکا ثواب بھی میت کوپہنچتا ہے ۔ لیکن ایصال ثواب کا مروجہ طریقہ یعنی : ثواب پہنچانے کا غرض سے قبر کے پاس یاگھر میں یامسجد میں لوگوں کاجمع ہونا اورحلقے باندہ کرقرآن پڑھنا یاکچھ پیسے دے کریابغیرپیسے دیئے ہوئے مجاوریاغیر مجاور سے قبر پرپڑھوانا بے اصل اوربدعت ہے ۔ مولانا عبدالحق دہلوی تحریر فرماتے ہیں : ''وعادت نبودجہ کہ برائے میت جمع شوند وقرآں خوانند برسر گورنہ غیرآں ایں مجموع بدعت است ،، (مدارج النبوۃ) اوران کے استادامام شیخ علی متقی صاحب کنزالعمال فرماتے ہیں ،، : ''الاَول : الاِجماع للقرأة بالقرآن علی المیت بالتحصیص فی المقبرة اَوالمسجد اوالبیت بدعة مذمومة ،، خلاصہ یہ کہ یہ طریقہ قرون ثلثہ مشہودلہا بالخیر میں نہیں پایا گیا اورآنحضرت ﷺ فرماتے ہیں ''من اَحدث فی امرنا ہذا مالیس منہ فھورد ،، پس ایصال ثواب کا مروجہ طریقہ اورمردود ہے ۔

قرآن مجید کی تلاوت کاثواب پہنچانے کےلیے اپنی طرف سے کوئی خاص طریقہ نہیں مقرر کرنا چاہیے ، بلکہ جب کبھی زیارت کےلیے قبرستان جانے کااتفاق ہوتو دعاء استغفار کے ساتھ جس قدر ہوسکے قرآن پڑھ کراس کوثواب میت کوبخش دے ، خصوصا ان سورتوں اورآیتوں کاخیال رکھے ۔ سورہ یٰسین ، سورہ اخلاص ، معوذتین ۔اول اول وآخر سورہ بقرہ آیۃ الکرسی ، سورہ تکاثر۔ گھروں میں عام طورپرمرد، عورتیں بچے ، جوان ، بوڑھے حسب موقع قرآن کی کوئی کسی وقت پس اس طرح بھی ہر شخص قرآن کی تلاوت کرکے میت کواس کاثواب بخش سکتا ہے ۔ ثواب بخشنے کےلیے زبان سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے ، بلکہ جس طرح نماز شروع کرنے ،تلاوت کرتے ہیں ۔ کوئی صبح کو کے وقت دل میں نیت کرنی کافی ہے ، اورلفظوں میں نماز کی نیت کرنی بے ثبوت وبے اصل ہے ۔ اسی طرح یہاں بھی دل میں یہ نیت کرنی کہ یااللہ اس تلاوت کاثواب فلاں شخص کی روح کی پہنچے گافی ہوگا ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1۔کتاب الجنائز

صفحہ نمبر 459

محدث فتویٰ